بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم مفتی صاحب!

ایک شخص جو کہ شریعت مطہرہ اور آئینِ پاکستان دونوں کی رو سے غیر مسلم ہے مگر اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں ایسی مراعات اور عہدے جو مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں وہ حاصل کرتا ہے۔

اس شخص کا کیا حکم ہے؟ نیز شرع اسلامی میں اس کی کیا سزا ہے؟ تاریخ اسلامی کے علمی ذخیرے میں اس کی کوئی نظیر مل سکے تو بھی نشاندہی فرمادیں۔

جزاکم اللہ خیراً

مستفتی

رضوان نفیس (لاہور)

0300-4183709

0321-9448442

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۳۸
۱۹۱
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

الجواب

جو کفار دار الاسلام میں رہائش پذیر ہیں اور انہوں نے مسلمان حکومت کی ماتحتی کو قبول کیا ہے، وہ ایک خاص مقدار میں جزیہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا:

حَتّٰی یُعطُوا الجِزیَۃَ عَن یَدٍ وَھُم صَاغِرُونَ (التوبہ:۲۹)

اسلام نے جیسے ذمّیوں کے حقوق بیان کیے ہیں: ''دمائہم کدمائنا واموالہم کاموالنا'' اوکما قال علیہ السلام''

ایسے ہی دار الاسلام میں رہتے ہوئے اُن کو کچھ احکام کا پابند بھی بنایا۔ وہ احکامات گویا فرمان باری تعالیٰ ''حَتّٰی یُعطُوا الجِزیَۃَ (الآیہ)'' کی تشریح وتفسیر ہے۔

۱۔ ان کو اس بات کا مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ مسلمانوں سے لباس میں، ہیئت میں، سواری میں، ٹوپی میں، حتی کہ زین میں مسلمانوں کی مشابہت اختیار نہ کریں، بلکہ اپنی الگ ہیئت بنائیں تاکہ ان کے ساتھ مسلمانوں سے مختلف معاملہ کیا جاسکے۔ ظاہری شکل وصورت دیکھ کر کوئی ان کو مسلمان نہ سمجھ بیٹھے۔

" ویؤخذ أهل الذمة: أى يكلفون ويلزمون بالتميز عن المسلمين فى زيهم (بكسر أوله) لباسهم وهيآتهم ومراكبها وسروجهم وقلانسهم ولا يهانون ولا يبدئون بالسلام

۱۳۸
/۱۹۱

ويضيق عليهم الطريق؛ فلو لم يكن له علامة مميزة فلعله يعامل معاملة المسلمين وذلك لا يجوز۔"

(اللباب فی شرح الکتاب، جلد:۴، صفحہ:۱۴۷، ط: المکتبۃ العلمیہ، بیروت لبنان)

۲۔ ان کو گھوڑوں پر سواری کی اجازت نہیں ہوگی، ہتھیار لگا کر گشت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، اس لیے کہ یہ چیز قوت اور شوکت پر دلالت کرتی ہے، جبکہ قرآن کا حکم یہ ہے کہ ان پر ذلت کا اظہار ہو۔ ''وَهُم صَاغِرُون'' (التوبہ:۲۹)

ولا يركبون الخيل ولا يحملون وفي بعض النسخ يتحملون السلاح أي لا يمكنون من ذلك لأن في ذلك توسعة عليهم وتقوية لشوكتهم وهو خلاف اللازم عليهم۔

(اللباب فی شرح الکتاب، جلد:۴، صفحہ:۱۴۷، ط: المکتبۃ العلمیہ، بیروت لبنان)

۳۔ پگڑی اور اہل علم اور اہل شرف کے لباس سے روکا جائے۔

ويمنعون من لبس العمائم وزنار الإبريسم والثياب الفاخرة والمختصة بأهل العلم والشرف۔ (اللباب فی شرح الکتاب، جلد:۴، صفحہ:۱۴۷، ط: المکتبۃ العلمیہ، بیروت لبنان)

۴۔ ظاہری طور پر ان کو کپڑوں کے اوپر زنار وغیرہ باندھنے کا پابند بنایا جائیگا اور وہ بھی ایک انگلی کے برابر موٹا ہو؛ تاکہ دور سے نظر آئے۔

ويظهرون الكستيجات بضم الكاف جمع كستيج فارسي معرب: الزنار من صوف أو شعر بحيث يكون في غلظ أصبع فوق الثياب

(اللباب فی شرح الکتاب، جلد:۴، صفحہ:۱۴۷، ط: المکتبۃ العلمیہ، بیروت لبنان)

۵۔ ان لوگوں کو راستے کے درمیان میں چلنے کا حق نہیں ہوگا ایک طرف ہو کر چلیں۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تَبْدَءُوهُم بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُم فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُم إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ ۔(سنن ابی داؤد، باب فی السلام علی اہل الذمۃ)

قوله: "ويضيق عليه في المرور" بأن يلجئه إلى أضيق الطريق وعبارة الفتح ويضيق عليهم في الطريق۔ (شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۲۱۱)

۶۔ اسی طرح ان کو اس بات کا بھی پابند بنایا جائے گا کہ اپنے گھر کے اوپر بھی کوئی ایسی علامت لگائیں جس سے اس کے کفر کی شناخت ہوتا کہ کوئی سائل اس انداز میں سوال نہ کرے جس طریقے سے مسلمانوں سے سوال کیا جاتا ہے۔

ويجعل على دورهم علامات وتمامه في الأشباه في أحكام الذمي۔

(اللباب فی شرح الکتاب، جلد:۴، صفحہ:۱۴۷، ط: المکتبۃ العلمیہ، بیروت لبنان)

قوله ويجعل على داره علامة لئلا يقف سائل فيدعو له بالمغفرة أو يعامله في التضرع معاملة المسلمين ـ فتح

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۲۱۱)

۷۔ قاضی ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج میں یہ بھی ذکر کیا کہ مسلمانوں کے درمیان مسلمانوں کی آبادی میں ان کو رہنے کی اجازت نہیں ہوگی وہ الگ کالونی میں رہیں۔

وذكر القاضي أبو يوسف في كتاب الخراج أن للقاضي منعهم من السكنى بين المسلمين بل يُسكنون منعزلين

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۲۱۱)

۸۔ اسی طرح اگر کسی کی رہائش مسلم آبادی میں ہے تو اس کو مسلمانوں کے مکانات سے اونچی تعمیر کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ بعض علماء کے نزدیک مسلمانوں کی تعمیر کے برابر تعمیر کی بھی اجازت نہ ہوگی، ہاں البتہ جس مکان میں وہ ذمی رہتا ہے وہ اگر پہلے سے اونچا بنا ہوا ہو تو اس میں رہائش کی گنجائش ہے اسے پست کرنے کا مکلّف نہیں بنایا جائے گا۔ تاہم اگر وہ نئی تعمیر کرنا چاہے تو اسے اونچی تعمیر کی اجازت نہ ہوگی۔

قال في الدر المنتقى وكذا يمنعون عن التعلي في بنائهم على المسلمين ومن المساواة عند بعض العلماء نعم يبقى القديم كما في الوهبانية وشروحها وفي المنظومة المحبية : ويمنع الذمي من أن يسكنا أو أن يحل منزلا عالي البنا إن كان بين المسلمين يسكن بل أهل ذمة على ما بينوا ـ

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۲۱۱)

وذكر في جواب آخر لا يجوز لهم أن يعلوا بنائهم على بناء المسلمين : ولا أن يسكنوا دارا عالية البناء بين المسلمين بل يمنعون أن يسكنوا محلات المسلمين ـ

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۲۱۱)

۹۔ حضرات شافعیہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ اونچی تعمیر سے روکنا شرعاً واجب ہے۔ اس لیے کہ یہ اللہ کا حق ہے لہٰذا پڑوسی مسلمان کی رضامندی سے بھی اونچی تعمیر نہیں کرسکتا۔

وصرح الشافعية بأن منعهم عن التعلي واجب وأن ذلك لحق الله تعالى وتعظيم دينه فلا يباح برضا الجار المسلم ـ

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۲۱۲)

اور حضرات احناف کے نزدیک بھی یہی حکم اس لیے کہ ذمّی کی تعظیم کرنا ان کے نزدیک بھی حرام ہے۔ اور ذمّی کو بلند مکان بنانے کی اجازت دینا یہ اس کی تعظیم ہے۔

وقواعدنا لا تأباه فقد مر أنه يحرم تعظيمه ولا يخفى أن الرضا باستعلائه تعظيم له

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۲۱۱)

۱۰۔ اہل ذمّہ کی عورتوں کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ مسلمان عورتوں سے الگ ہیئت اختیار کریں تا کہ راستہ میں چلتے ہوئے دور

سے پہچان ہو جائے کہ یہ غیر مسلم عورت ہے۔

ویجب أن تمیز نساؤهم عن نسائنا فی الطرقات والحمامات

(اللباب فی شرح الکتاب، جلد:۴، صفحہ:۱۴۷، ط: المکتبۃ العلمیہ، بیروت لبنان)

جب مذکورہ بالا احکامات عام اہل ذمہ کے ہیں تو ان احکامات کا مرزائیوں اور قادیانیوں کو بھی پابند بنانا بطریق اولیٰ ضروری ہے۔ اس لیے کہ ان کا کفر دیگر تمام کفار کے کفر سے بدترین ہے۔ اس کی مختلف وجوہ ہیں۔

۱۔ دیگر تمام کفار مسلمانوں کی مستقل حیثیت تسلیم کرتے ہیں جبکہ ان کا نظریہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کو نبی تسلیم نہ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور نعوذ باللہ وہ کنجری کی اولاد ہے۔ گویا ان کی نظر میں مرزائیوں اور قادیانیوں کے علاوہ سب مسلمان دیگر کفار کی طرح ہیں۔ جبکہ خود انہیں اپنے آپ کو مسلمان کہنے کی نہ شرعاً اجازت ہے نہ قانوناً اور نہ اخلاقاً۔ لہٰذا ان پر جزیہ ادا کرنے کا حکم جاری کرنا لازم ہے۔ اور ان کو بھی مذکورہ بالا تمام احکامات کا مکلف بنایا جائے اور کسی اعلیٰ عہدے پر اور کلیدی اسامیوں پر فائز نہ کیا جائے؛ کیونکہ یہ ان کی تعظیم ہے۔

جب اونچی عمارت بنانا یہ حق اللہ کی خلاف ورزی ہے تو بڑا عہدہ دینا کیوں حق اللہ کی خلاف ورزی نہ ہوگی۔ یہ لوگ اسلام، مسلمان کے الفاظ اپنے لیے استعمال کر کے اہل اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں، اور جو شخص جعل سازی اور دھوکہ دہی کا مرتکب ہو اس پر شرعاً تعزیر واجب ہے۔ چنانچہ جعلی دستاویزات، جعلی خطوط جو شخص تیار کرے اس پر تعزیر کے وجوب کی حضرات فقہاء نے تصریح کی ہے چنانچہ اورنگزیب عالمگیر رحمہ اللہ کے دور حکومت میں اس وقت کے جید اہل علم، فقہاء کے مرتب کردہ شرعی قوانین کے مجموعہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

من موجبات التعزیر، کتابة الصکوك والخطوط بالتزویر "(فتاویٰ ہندیہ، جلد:۲، صفحہ:۲۳۷)

مرزا اور اس کے متبعین نے شریعت محمدیہ (علی صاحبها التسلیم الف الف مرة) کو کھیل بنا رکھا ہے اور احکام شریعت کو کھیل اور مزاق بنانا یہ بھی موجبِ تعزیر جرم ہے۔

"ومنها الممازحة فی احکام الشریعة" (فتاویٰ ہندیہ، جلد:۲، صفحہ:۲۳۷)

اسی طرح ان تمام مسلمانوں کو جو غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتے ان کو حرامی کہنا بھی موجبِ تعزیر جرم ہے۔

ولو قال یا ابن الفاجرة یاا بن الفاسقة فعلیه التعزیر (ہندیہ، جلد:۲، صفحہ:۲۳۷)

الحاصل: جو قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے یا مسلمانوں والے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے تعزیری سزا دینا شرعاً ضروری ہے۔

پھر تعزیر کے مختلف درجات ہیں، ان میں سے ایک درجہ انتالیس کوڑے ہیں۔

"أما إذا اقتضی رأیه الضرب فی خصوص الواقعة فإنه حنینئذ لا یزید علی تسعة وثلاثین" .... لیس فی التعزیر شئ مقدر وإنما هو مفوض إلی رأی الامام

على ما تقتضى جنايتهم فإن العقوبة فيه تختلف باختلاف الجناية۔

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۶۲، ط:ایچ ایم سعید)

اس کے ساتھ ساتھ قید کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

قلت: نعم له الزيادة من نوع آخر، بان يضم الیٰ الضرب الحبس۔

(شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۶۲، ط:ایچ ایم سعید)

بلکہ جو جرم روز افزوں بڑھتا محسوس ہو عدالت اس پر سزائے موت دینے کی بھی شرعاً مجاز ہے۔

حاصله أن له أن يعزر بالقتل فى الجرائم التى تعظّمت بالتكرار وشرع القتل فى جنسها ولهذا أفتى أكثرهم بقتل من أكثر من سب النبى ص من أهل الذمة وإن أسلم بعد أخذه، وقالوا يقتل سياسة ـ اهـ ـ وسيأتى تمامه فى فصل الجزية إن شاء اللّٰه تعالى ومن ذلك ما سيذكره المصنف من أن للإمام قتل السارق سياسة أى إن تكرر منه وسيأتى أيضا قبيل كتاب الجهاد أن من تكرر الخنق منه فى المصر قتل به سياسة لسعيه بالفساد وكل من كان كذلك يدفع شره بالقتل وسيأتى أيضا فى باب الردة أن الساحر أو الزنديق الداعى إذا أخذ قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ويقتل ولو أخذ بعدها قبلت وأن الخناق لا توبة له۔ (شامیہ، جلد:۴، صفحہ:۶۲، ط:ایچ ایم سعید)۔.............فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

رئیس دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۴۳۹/۴/۹ھ

دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان ۱۲۸/۱۹۱

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح

بندہ عبدالحکیم عفی عنہ

۱۲/۴/۱۴۳۹ھ